

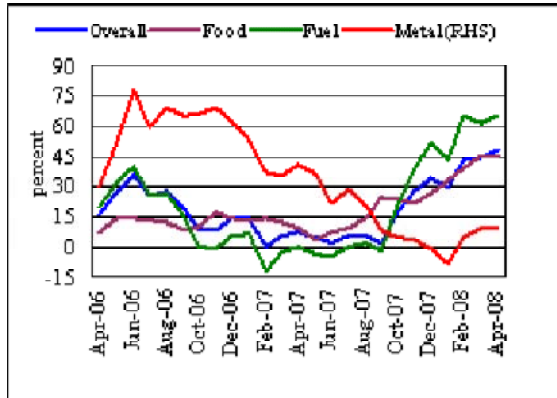
3.1 گرائی کا عالمی منظر نامہ

عالمی گرائی کو بڑھانے میں متعدد عوامل نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان میں (1) عالمی اجناس کی طلب میں مسلسل اضافہ (2) رسد کے مسائل (3) ڈالر کی قدر¹ اور شرح سود میں کمی کے باعث سرمایہ کاروں کی اجناس کی منڈی میں بڑھتی ہوئی دلچسپی شامل ہیں۔ جولائی 2007ء سے اب تک تمام اہم اجناس کی قیمتوں میں خاصا اضافہ دیکھا گیا ہے (دیکھئے جدول 3.1)۔ بالخصوص، عالمی سطح پر غذائی اشیاء اور توانائی کے نرخوں میں نمایاں اضافے کے ساتھ ساتھ گزشتہ چھ ماہ کے دوران ملک میں اجناس کی قیمتوں میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 3.1)۔

اشیا	اکائی	اپریل 2008ء	جولائی 2007ء سے فیصد تبدیلی
خام تیل	ڈالر فی بیرل	109.0	48.0
گندم	ڈالر فی میٹرک ٹن	362.2	51.9
چاول	ڈالر فی میٹرک ٹن	1015.2	205.3
چنا	ڈالر فی میٹرک ٹن	246.6	67.9
سویا بین	ڈالر فی میٹرک ٹن	1292.1	57.7
پام	ڈالر فی میٹرک ٹن	1083.5	41.7
لوہے کی کچھدات	ہینٹ فی ڈی ایم ٹی یو	140.6	66.0
ٹن	ڈالر فی میٹرک ٹن	2166	47.0
ڈی اے پی	ڈالر فی میٹرک ٹن	1200.6	175.2
یوریا	ڈالر فی میٹرک ٹن	471.3	75.9

ماخذ: آئی ایم ایف اور عالمی بینک

شکل 3.1: اشیاء کی عالمی قیمتوں کے اشاریوں کے لحاظ سے گرائی (سال بسال)



اہم غذائی اشیاء کی قیمتوں کے بڑھنے کی بڑی وجہ چاول، گندم اور خوردنی تیل کی مایوس کن پیداوار ہے۔ آئندہ سالوں کے دوران پیداوار میں اضافہ ممکن ہے تاہم قیمتوں کو بڑھانے میں متعدد ایسے عوامل نے بھی کردار ادا کیا ہے جن میں نمایاں تبدیلی کا امکان نہیں ہے۔ ایسے عوامل میں ابھرتی ہوئی معیشتوں میں عوام کا معیار زندگی بہتر ہونے کے باعث طلب کا بڑھنا اور امریکی پالیسی کے نتیجے میں حیاتی ایندھن کو توانائی کے متبادل ذریعے کے طور پر استعمال کرنا شامل ہیں۔ خوراک کی قیمتوں کو توانائی کی لاگت کے ساتھ منسلک کرنے کی امریکی پالیسی تشویشناک ہے کیونکہ اس بات کا امکان ہے کہ مستقبل میں بھی توانائی کی قیمتیں بلند ترین سطح پر رہیں گی۔

¹ حالیہ مہینوں کے دوران امریکی ڈالر کی قدر میں مسلسل کمی بھی قیمتوں کے بڑھنے کی اہم وجہ ہے۔ جولائی 2007ء سے ڈالر کی قدر میں یورو، یین اور پاؤنڈ اسٹرلنگ کے مقابلے میں نمایاں کمی آئی ہے جس کی وجہ سے سرمایہ کاروں کی ڈالر میں دلچسپی کم ہو گئی اور انہوں نے اپنے سرمائے کو اجناس کی منڈیوں کی طرف منتقل کر دیا۔

عالمی گرائی میں اضافے نے ترقی یافتہ ملکوں کی نسبت ترقی پذیر ممالک پر زیادہ اثرات مرتب کیے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ترقی پذیر ممالک کی صرف باسکٹ میں خوراک کا حصہ ترقی یافتہ ممالک کی نسبت زیادہ ہے۔ مزید برآں، ترقی یافتہ معیشتوں میں تیار شدہ غذائی اشیاء کے استعمال میں اضافے کا مطلب یہ ہے کہ اجناس کی قیمتیں بڑھنے کے اثرات غذائی گرائی پر مرتب ہوتے ہیں کیونکہ (1) تیار شدہ غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اجناس کی قیمتوں کا بہت کم حصہ ہوتا ہے اور (2) تیار شدہ غذائی اشیاء کی بہت سی صنعتوں نے رسد کے لیے طویل مدتی معاہدے کر رکھے ہیں یا پھر وہ قیمتوں میں تغیر پذیری کے خطرات کی پیش بندی کرتے ہیں۔

ابھرتی ہوئی معیشتیں توانائی اور غذا کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے عوام کو جزوی طور پر محفوظ رکھنے کے لیے زراعت اور محاصل میں کی جیسے اقدامات کر رہی ہیں۔ غریبوں کی اعانت کے لیے کوششوں کے نتیجے میں مالیاتی توازن میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے، جس سے مذکورہ اقدامات کے تسلسل کو برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

بہت سی ترقی پذیر معیشتوں نے خوراک کی قیمتوں کو قابو میں رکھنے کے لئے اضافی اقدامات متعارف کرائے ہیں (دیکھئے باکس 3.1)۔ مثال کے طور پر چاول کے چند بڑے برآمد کنندگان نے ملکی منڈیوں میں چاول کی دستیابی کو یقینی (اور کم قیمت) بنانے کے لئے اس کی برآمد پر پابندی عائد کر دی ہے۔ ان اقدامات کی وجہ سے عالمی غذائی منڈی میں چاول کی رسد میں خلل پیدا ہوا اور بالآخر عالمی سطح پر غذا کے نرخ بلند ہو گئے ہیں۔

گرائی کے دباؤ میں کمی کے لیے مالیاتی و انتظامی پالیسیوں کے اثرات کی محدود نوعیت کے باعث گرائی کے دباؤ میں اضافے کو کم کرنے کا بوجھ

باکس 3.1: غذائی اجناس کی عالمی منڈیوں میں اہم پیش رفت

مندرجہ ذیل حالات عالمی منڈیوں میں غذائی اجناس کی قیمتوں میں اضافے کا باعث بنے ہیں:

گندم

- ☆ ابھرتی ہوئی معیشتوں خاص طور پر چین اور بھارت میں تیز اقتصادی نمو کے باعث گندم کی طلب میں اضافہ ہوا ہے، جس کے نتیجے میں قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔
- ☆ حیاتی ایندھن کی پیداوار میں اضافے کی وجہ سے بیشتر کاشتکار چٹا اور کئی جیسی فصلیں کاشت کرنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔
- ☆ آسٹریلیا میں دو برس سے جاری خشک سالی کے باعث گندم کے عالمی ذخیرے میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے اور یہ ستر کی دہائی کے بعد کی پست ترین سطح پر پہنچ گیا ہے۔
- ☆ امریکا کی جانب سے گندم کی مسلسل برآمد کی وجہ سے اس کا ذخیرہ گزشتہ 60 سالوں کی پست ترین سطح پر پہنچ گیا ہے، اس صورتحال پر خاصی تشویش پائی جاتی ہے۔

چاول

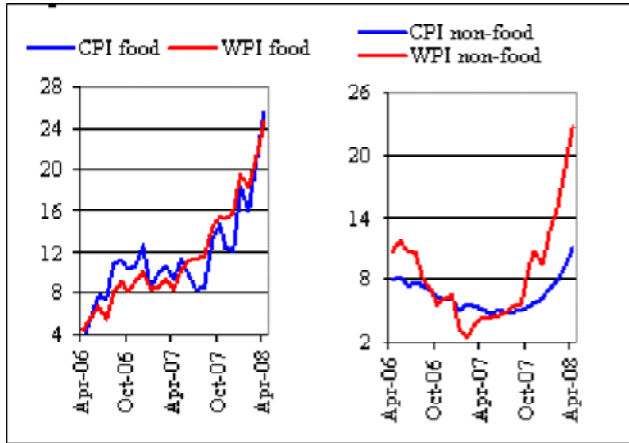
- ☆ چاول کے بڑے برآمد کنندگان ویتنام، بھارت، مصر اور کیمبوڈیا کی طرف سے ملک میں چاول کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لئے اس کی برآمد پر پابندی بھی صورتحال کو مزید خراب کرنے کا باعث بنی ہے۔
- ☆ ایشیا، مشرق وسطیٰ اور مغربی افریقہ کے ملکوں میں فی کس آمدنی کے بڑھنے کی وجہ سے بھی چاول کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔
- ☆ زیر کاشت رقبے میں کمی، ایندھن کی بلند قیمتیں اور پانی کی قلت کے باعث خراب فصلوں سے بھی چاول کی رسد میں کمی آئی ہے۔ اس لئے عالمی سطح پر چاول کا ذخیرہ 1976 کے بعد کی پست ترین سطح پر آ گیا ہے۔

خوردنی تیل

- ☆ چین میں خراب موسم کے باعث سرسوں کے بیج کی پیداوار میں کمی اور بھارتی حکومت کی طرف سے خام مال کے ٹیرف میں کمی کے باعث عالمی منڈی میں باقی تیل کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔
- ☆ امریکا، یورپی یونین اور روس میں سویا بین کے تیل کا صنعتوں میں استعمال بڑھنے سے عالمی منڈی میں اس کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔
- ☆ پام آئل کی قیمتوں میں اضافے کی ایک بڑی وجہ انڈونیشیا جیسے اہم برآمد کنندگان کی جانب سے اختیار کی جانے والی تحفظاتی پالیسیاں بھی ہیں، جہاں بنیادی ضرورت کی شے ہونے کے باعث پام آئل سیاسی لحاظ سے حساس ہے۔

زری پالیسی پر آن پڑتا ہے۔ اس لیے قیمتوں میں اضافے کی حالیہ لہر کے بعد زیادہ تر ابھرتی ہوئی معیشتوں میں سخت زری پالیسی اختیار کی گئی ہے۔ ترقی یافتہ معیشتوں پر غذائی گرانی کے کم اثرات مرتب ہوئے ہیں تاہم اس بات کے خدشات موجود ہیں کہ جاری مالیاتی بحران سے مجموعی طلب متاثر ہو سکتی ہے، اس لیے ان ممالک کے زری حکام نے یا تو اپنی زری پالیسی کو نرم کر دیا ہے یا پھر غیر جانبدار موقف اختیار کر رکھا ہے۔

شکل 3.2: صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت گرانی، سال بسال



3.2 ملکی منظر نامہ

عالمی گرانی کی بلند سطح کے ملکی گرانی پر خاطر خواہ اثرات مرتب ہوئے ہیں جن سے عہدہ برا ہونے کے لیے حکومت نے اہم ایندھنوں اور گندم کے نرخوں کو قابو میں رکھنے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ مالی سال 2008ء میں قیمتوں کے تمام اشاریوں میں اضافے کا رجحان دیکھا گیا ہے اور یہ گزشتہ پانچ سالوں کی اوسط کے مقابلے میں خاطر خواہ حد تک بلند سطح پر رہا ہے (دیکھئے جدول 3.2)۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت دونوں میں ہی غذائی گرانی کے رجحانات یکساں رہے ہیں (دیکھئے شکل 3.2) تاہم اس کے برعکس ان اشاریوں کی غیر غذائی گرانی میں صورتحال کافی حد تک مختلف دکھائی دیتی ہے۔² جس کی وجوہات میں (1) غیر غذائی صارف اشاریہ قیمت پرتیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے اثرات کی منتقلی کو نظر انداز کرنا ممکن تھا کیونکہ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں شامل اہم ایندھنوں کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اس کے برعکس تھوک اشاریہ قیمت پر اس کے اثرات کی منتقلی کی سطح خاطر خواہ حد تک بلند رہی کیونکہ تھوک اشاریہ قیمت میں شامل پیٹرولیم مصنوعات منڈی پر مبنی ہوتی ہیں (2) غیر غذائی صارف اشاریہ قیمت اشیاء سازی میں استعمال ہونے والی کپاس اور دھاتوں جیسی اشیائے پیدائش کی قیمتوں میں اضافے کے جزوی جبکہ تھوک اشاریہ قیمت ان کے مجموعی اثرات کو ظاہر کرتا ہے اور (3) منڈی میں مسابقتی برتری حاصل کرنے کے لیے اضافی لاگت کے بڑے حصے کو پیدا کاروں نے خود برداشت کیا ہے۔ تاہم اجناس کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے باعث اب پیدا کار اس بات پر مجبور ہو گئے ہیں کہ وہ مہنگائی صارفین کو منتقل کر دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت کی جانب سے تیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے اثرات کی صارفین کو منتقلی کے نتیجے میں بھی اپریل 2008ء کے دوران صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔

اگر گرانی کے دباؤ میں اضافے کی بڑی وجہ غذائی اشیاء کی قیمتوں کا بڑھنا ہے تو سخت زری پالیسی کے ذریعے صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی کے دورانی اثرات کو کم کیا جاسکتا ہے۔ تاہم مرکزی بینک سے حکومت کی بھاری قرض گیری کے نتیجے میں غذائی گرانی کی بلند سطح کے دورانی

² گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت دسمبر 2007ء میں 6.3 فیصد تھی جو اپریل 2008ء میں بڑھ کر 11.2 فیصد (سال بسال) ہو گئی۔

جدول 3.2: گرانی کے رجحانات فیصد میں

سال ہمال ¹	بارہ ماہی حرکت پنچ ماہی اوسط ²	اوسط (سال ہمال) م س	2003-07ء
اپریل			
2007ء	2008ء	2007ء	2008ء
6.9	17.2	7.8	9.8
9.4	25.5	9.7	14.3
5.2	11.2	6.5	6.5
6.0	23.5	7.3	12.6
8.4	24.6	8.1	15.8
4.3	22.7	6.6	10.4
7.7	22.3	9.4	11.2
5.6	10.8	6.1	7.2
6.6	14.1	6.8	8.9

¹ مثال کے طور پر اپریل 2007ء کے مقابلے میں اپریل 2008ء میں تبدیلی

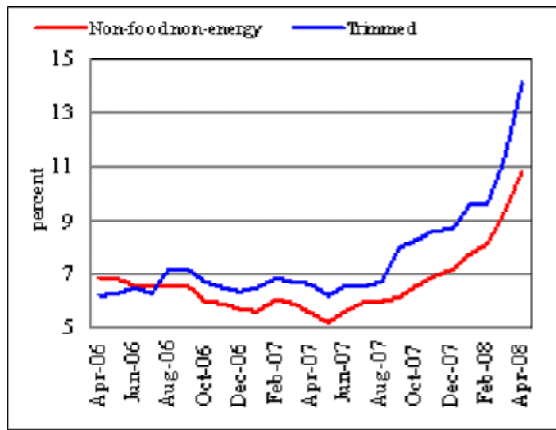
² مثال کے طور پر اپریل 2007ء کے مقابلے میں اپریل 2008ء کے 12 ماہی وسط میں تبدیلی
ماخذ: وفاقی ادارہ شماریات

اثرات کو کم کرنے کی کوششوں کو نقصان پہنچا اور گرانی کے دباؤ میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ بڑے مالیاتی خسارے کے نتیجے میں زرعی نمونہ مقررہ ہدف سے زیادہ رہی اور اس صورتحال نے زرعی انتظام کو مزید مشکل بنا دیا ہے۔

مالی سال 2008ء کے دوران قوزی گرانی پر زرعی پالیسی کا اثر نمایاں نہیں رہا۔ بیس فیصد تراشیدہ اوسط کے مطابق قوزی گرانی اپریل 2008ء میں بڑھ کر دو ہندسی (14.1 فیصد تک) ہو گئی۔ گرانی کے دباؤ کی استقامت غیر غذائی غیر توانائی پر مبنی قوزی گرانی سے بھی عیاں ہے جو اپریل 2008ء میں بڑھ کر 10.8 فیصد تک پہنچ گئی ہے (دیکھئے شکل 3.3)۔

یہاں یہ ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ غذا، توانائی، کیمیائی کھاد اور دھاتوں کی عالمی قیمتوں کی بلند سطح کا بھی ملکی گرانی کو بڑھانے میں اہم کردار رہا ہے۔ اس لیے، جولائی 2007ء سے گندم، چاول، خوردنی تیل اور دودھ کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان جاری ہے۔ جولائی 2007ء سے ملک میں گندم کی قدرے پست قیمتوں کے باعث پڑوسی ملکوں کو اس کی اسمگلنگ کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے جبکہ ذخیرہ اندوزی بھی ملک میں اس کی رسد کو کم کرنے والا ایک اہم عامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گندم کی قیمتوں میں اضافے کی بنیادی وجہ حکومت کے پاس ذخیرے کی کم مقدار اور کیمیائی کھاد پر لاگت کا بڑھنا بھی ہے۔ گندم کی خریداری اور ملک میں آٹے کی قیمتوں کو مستحکم سطح پر رکھنے کے لیے گندم کی خاصی مقدار میں درآمد آئندہ مہینوں میں حکومت کے لیے ایک اہم چیلنج ہوگا۔ اسی طرح اگرچہ پاکستان کے پاس درآمد کرنے کے لیے وافر مقدار میں چاول موجود ہے لیکن اس کے

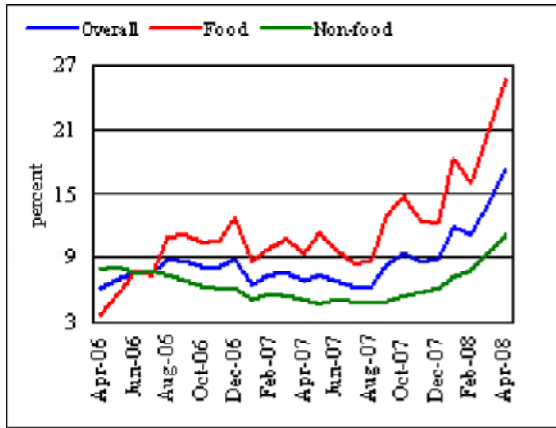
شکل 3.3: قوزی گرانی (سال ہمال)



باوجود چاول کی ملکی قیمتوں میں گزشتہ چند مہینوں کے دوران نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ عالمی منڈی میں پاکستانی چاول اچھے داموں میں فروخت ہو جاتا ہے۔ اس لیے عالمی سطح پر چاول کی قیمتوں میں اضافے کے نتیجے میں ملک میں بھی ان کی قیمتیں بڑھ گئیں۔ حال ہی میں حکومت نے ملک میں چاول کی دستیابی یقینی بنانے کے لئے اس کی کم سے کم برآمدی قیمت مقرر کی ہے۔ مزید برآں چاول کی برآمد پر لگائے جانے والے ٹیکس سے مالیاتی توازن کے ساتھ ساتھ ملک میں چاول کی رسد میں بھی بہتری آئے گی۔

غذائی اشیاء اور توانائی کے نرخوں میں اضافے کا رجحان آئندہ چند مہینوں میں جاری رہنے کا امکان ہے۔ گرانے میں متواتر اضافہ طویل مدت میں اقتصادی نمو اور مسابقت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ حالات میں بہتری کے لیے سخت زری پالیسی تجویز کی جاتی ہے تاکہ دورثانی اور حکومت کی جانب سے قیمتوں میں کمی کے اثرات کو کم سے کم کیا جاسکے۔ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ مالیاتی حکام اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کو کم کرنے کے لئے تعاون کریں۔ اس کے علاوہ پاکستانی روپے کی قدر میں حالیہ کمی سے گرانے کے دباؤ میں اضافے کا امکان ہے۔ معیشت پر گرانے کے موجودہ دباؤ کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے پیش گوئی کی ہے کہ مالی سال 2008ء کے دوران گرانے کی شرح 10 سے 11 فیصد رہے گی جو 6.5 فیصد کے سالانہ ہدف سے خاصی زیادہ ہے۔

شکل 3.4: صارف اشاریہ قیمت گرانے



3.3 صارف اشاریہ قیمت (ص اق)

ص اق گرانے (سال بسال) مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران دو ہندسی رہی۔ ص اق گرانے میں اضافے کی وجہ غذائی اور غیر غذائی عناصر دونوں ہیں (دیکھئے شکل 3.4)۔

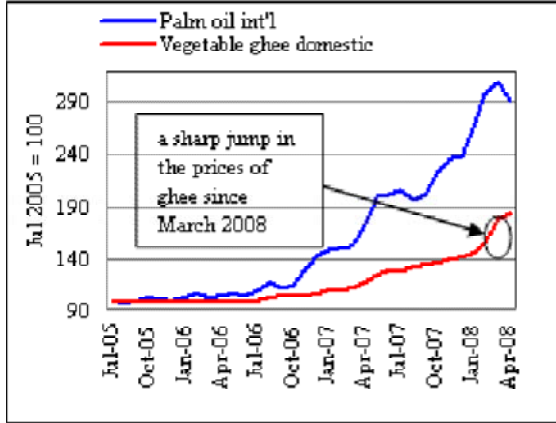
گزشتہ چند مہینوں کے دوران اہم غذائی اشیاء (گندم، چاول، خوردنی تیل اور دودھ) کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے غذائی گرانے میں اضافہ ہوا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پام آئل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے

اثرات کی منتقلی میں مارچ 2008ء کے بعد سے تیزی آئی ہے (دیکھئے شکل 3.5)۔

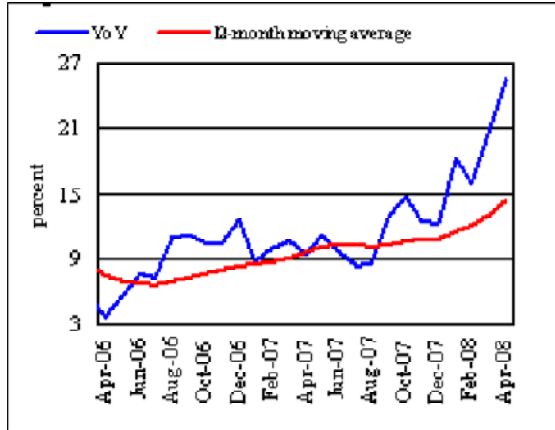
ملک کے مختلف حصوں میں آٹے کی قلت اور اس کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کے ساتھ ساتھ تیل کی قیمتوں کی بلند سطح کے اثرات³ کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ گرانے کے امکانات غیر موافق رہیں گے۔ مزید برآں، روپے کی قدر میں کمی سے مستقبل میں گرانے کی توقعات میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

³ مال برداری کی لاگت کی وجہ سے۔

شکل 3.5: پام آئل اور گھی کی قیمتیں



شکل 3.6: غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت



غذائی گرانی کی بلند سطح کے نتیجے میں ضروریات زندگی کی قیمتوں میں ہوشربا اضافے سے غریب افراد زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ انتظامیہ کم آمدنی والے افراد کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے فوری اقدامات کرے۔ اس ضمن میں راشن کارڈز، یوٹیلیٹی اسٹورز اور سرکاری اسکولوں کے طلبہ کے ذریعے عوام کو سستی اشیاء فراہم کی جاسکتی ہیں۔⁴ تاہم زراعت کی فراہمی قلیل مدتی اقدام ہے اور طویل مدت میں پیداوار بڑھانے کے لئے زراعت کے شعبہ میں سرمایہ کاری بے حد ضروری ہے۔ بہتر زرعی پیداوار حاصل کرنے کے لیے مستند بیجوں کے استعمال میں اضافہ، کسانوں کی قرضوں تک باآسانی رسائی، عمدہ کیمیائی کھاد اور کیڑے مار ادویات استعمال کرنے کے لیے کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی، پانی کے نئے ذخائر کی تعمیر اور اضافہ قدر کے لیے سرمایہ کاری ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مناسب قیمتوں کے ذریعے کسانوں کو پیداوار بڑھانے کی ترغیب دینا اور منڈی کے ڈھانچے میں بہتری لاتے ہوئے قائل کرنا کہ انہیں اپنی کوششوں کا اچھا معاوضہ ملے گا۔ ملک کے اندر قیمتیں مستحکم رکھنے کے لیے اناج کی غیر قانونی طور پر سرحد پار نقل و حرکت روکنے کے لیے کڑی نگرانی، ملک میں غذائی اشیاء کی دستیابی کی سخت مانیٹرنگ اور کسی بھی بحرانی صورت حال سے بچنے کے لئے بروقت درآمدات کی جائیں۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ رواں مالی سال کے اختتام تک غیر غذائی گرانی بھی دو ہندسی سطح تک پہنچ جائے گی۔ اگرچہ مالی سال 2007ء میں غیر

⁴ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ غربت میں اضافے سے اسکول ترک کرنے والے طلبہ کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے طلبہ کو بنیادی غذائی اشیاء کی فراہمی سے اسکول ترک کرنے کی شرح میں کمی کے ساتھ ساتھ غریب گھرانوں کی اعانت میں بھی مدد ملے گی۔

غذائی گروپ نے غذائی گرانی کے کچھ اثرات زائل کر دیئے تھے تاہم مالی سال 2008ء کے دوران گرانی کے دباؤ کو بڑھانے میں اس نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔

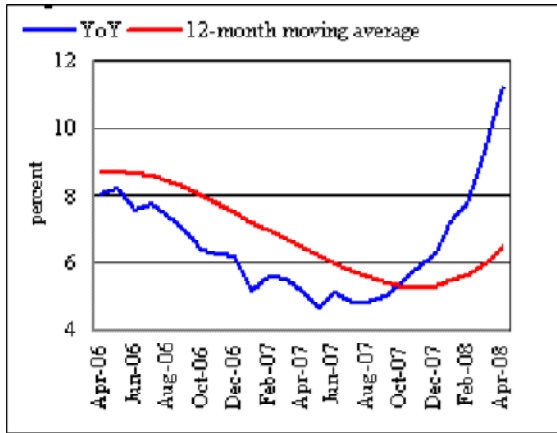
3.3.1 صارف اشاریہ قیمت غذائی گرانی

صارف اشاریہ قیمت غذائی گرانی میں مالی سال 2008ء کے ابتدائی نو ماہ کے دوران خاصا اضافہ ہوا۔ یہ گرانی اپریل 2008ء کے دوران 25.5 فیصد رہی جو گذشتہ سال اسی مہینے کے دوران 9.4 فیصد تک تھی (دیکھئے شکل 3.6)۔

پیشتر غذائی اشیا کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے تاہم صارف اشاریہ قیمت غذائی گرانی میں چند اشیا کا نمایاں حصہ ہے (دیکھئے جدول

3.5)۔ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں شامل 7 غذائی اشیا جن کا وزن 19.9 فیصد ہے، اپریل 2008ء کے دوران گرانی کو بڑھانے میں ان کا

شکل 3.7: غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت



حصہ 47.1 فیصد تک رہا ہے (دیکھئے جدول 3.3)۔ مزید برآں، اپریل 2008ء کے دوران غذائی گروپ میں شامل صرف تین اشیا (گندم، نباتی گھی اور تازہ دودھ) کا غذائی گرانی میں حصہ 56.1 فیصد تک رہا ہے۔

3.3.2 صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی

مالی سال 2008ء کے دوران صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی میں (سال بسال) تیزی سے اضافہ ہوا ہے تاہم اس میں اضافے کی رفتار غذائی گرانی کے مقابلے میں نسبتاً کم ہے۔ صاق غیر غذائی گرانی اپریل 2008ء میں بڑھ کر 11.2 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی مہینے میں یہ 5.2 فیصد رہی تھی (دیکھئے شکل 3.7)۔

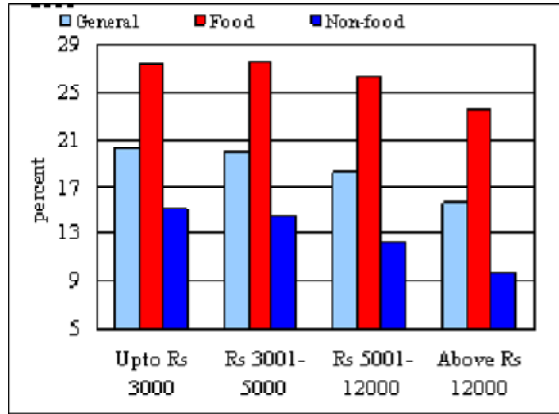
اپریل 2008ء کے دوران غیر غذائی گرانی میں حالیہ اضافے کا بنیادی سبب اشاریہ کرایہ مکان، صفائی، لائڈری اور ذاتی دیکھ بھال کے ذیلی گروپوں کے نرخوں میں ہونے والا اضافہ ہے۔ مزید برآں ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے ساتھ ساتھ ایندھن اور روشنی کے ذیلی گروپوں میں

جدول 3.4: مص اقی غیر غذائی گرانی (سال بسال) بلحاظ گروپ						
وزن	اپریل 07ء	جون 07ء	دسمبر 07ء	فروری 08ء	مارچ 08ء	اپریل 08ء
غیر غذائی گروپ	59.7	5.2	5.1	6.3	7.8	9.4
ملبوسات، ٹیکسٹائل	6.1	7.3	7.2	8.7	6.7	6.9
کرایہ مکان	23.4	6.2	6.7	8.8	10.0	10.6
اینڈھن اور روشنی	7.3	7.0	6.1	5.5	6.2	8.5
گھریلو فرنیچر	3.3	7.0	5.8	6.5	6.3	7.0
ٹرانسپورٹ اور مواصلات	7.3	-2.4	-3.1	-3.0	3.0	8.7
تفریح	0.8	-0.2	0.1	0.4	0.7	0.9
تعلیم	3.5	6.6	6.4	4.4	3.4	3.5
صفائی سہرائی، لائڈری	5.9	4.5	4.7	8.9	13.0	15.9
علاج معالجہ	2.1	10.1	9.9	7.6	7.9	6.5
عمومی	100	6.9	7.0	8.8	11.3	14.1

مراجعت کے رجحان سے بھی غیر غذائی گرانی پر دباؤ میں اضافہ ہوا ہے۔

اشاریہ کرایہ مکان میں اضافے کی بنیادی وجہ دھاتوں کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے ساتھ ساتھ جہاز رانی کے معاوضوں کا بڑھنا بھی ہے جبکہ ملکی

شکل 3.8: گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) کی شرح، اپریل 08ء



اینڈھن، روشنی، ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے ذیلی گروپوں میں اضافے کا اہم سبب تیل کی بلند عالمی قیمتوں کے باعث ملک میں اہم ایندھنوں کے نرخوں کا بڑھنا ہے (دیکھئے جدول 3.4)۔

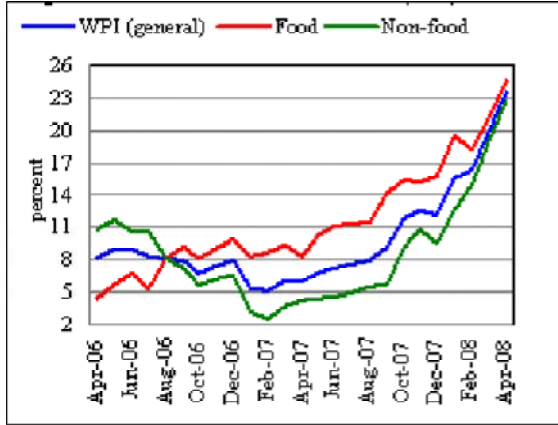
3.3.3 گرانی بلحاظ آمدنی گروپس

مالی سال 2008ء کے ابتدائی نو ماہ کے دوران غذائی گرانی میں اضافے کا رجحان جاری رہا۔ اس کے نتیجے میں کم ترین آمدنی والے طبقے پر گرانی کا زیادہ بوجھ پڑا ہے کیونکہ وہ اخراجات کا بڑا حصہ

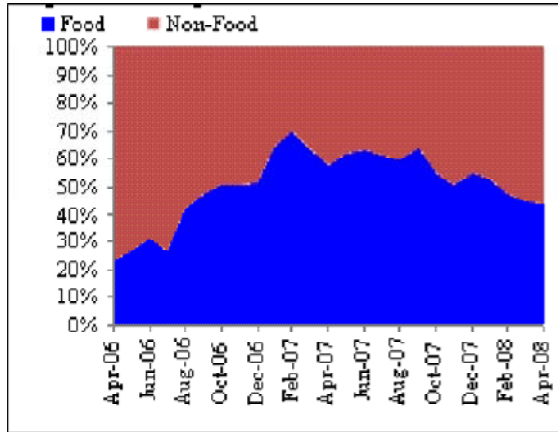
بنیادی غذائی اشیاء کے لئے مختص کرتا ہے۔ اپریل

2008ء میں کم ترین آمدنی (آمدنی 3000 ہزار روپے ماہانہ) گروپس، درمیانی آمدنی گروپس (3001 سے 5 ہزار روپے ماہانہ) اور درمیانی آمدنی (5 ہزار سے 12 ہزار ماہانہ) والے بالائی گروپس کو بالترتیب 20.2، 19.9 اور 18.1 فیصد گرانی کا سامنا کرنا پڑا ہے جو کہ اوسط سطح سے زیادہ ہے۔ بلند ترین آمدنی (ماہانہ 12 ہزار سے زائد) گروپس پر گرانی کے اثرات 15.7 فیصد تک رہے ہیں (دیکھئے شکل 3.8)۔

شکل 3.9: تھوک اشاریہ قیمت (سال بسال)



شکل 3.10: تھوک اشاریہ قیمت میں بہ وزن حصہ



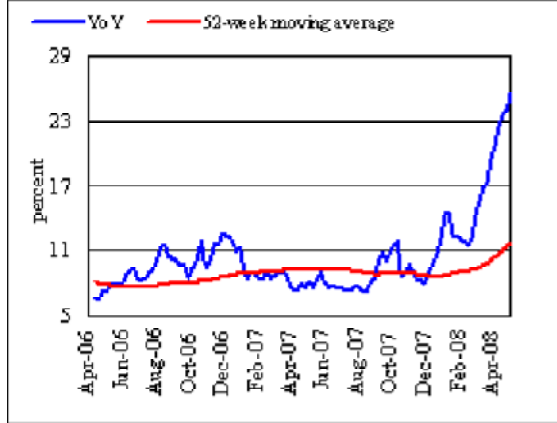
3.4 تھوک اشاریہ قیمت

مالی سال 2008ء کے پہلے نو ماہ کے دوران گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں اضافے کا رجحان برقرار رہا اور اپریل 2008ء میں 23.5 فیصد کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گیا، جو اپریل 2007ء کے 6 فیصد سے خاصا زیادہ ہے۔ غذائی اور غیر غذائی گروپس دونوں تھوک اشاریہ قیمت گرانی میں اضافے کا باعث بنے ہیں (دیکھئے شکل 3.9)۔

تھوک اشاریہ قیمت غذائی گرانی اپریل 2008ء میں بڑھ کر 24.6 فیصد ہو گئی، جو گزشتہ سال اسی مہینے میں 8.4 فیصد تک تھی۔ حالیہ مہینوں کے دوران تھوک اشاریہ قیمت گرانی کو بڑھانے میں ان عوامل نے اہم کردار ادا کیا ہے جو صارف اشاریہ غذائی گرانی میں اضافے کا باعث بنے تھے۔ تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی اپریل 2008ء میں بڑھ کر 22.7 فیصد ہو گئی جو گزشتہ سال کے اسی مہینے میں 4.3 فیصد رہی تھی۔ رواں مالی سال کے دوران تھوک اشاریہ قیمت غذائی گرانی کے دو ہندسی سطح پر رہنے کے باوجود تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی کی مضبوطی میں اضافے کی عکاسی حالیہ مہینوں کے دوران مجموعی تھوک اشاریہ گرانی میں اس کے وزن کے بڑھنے سے بھی ہوتی ہے (دیکھئے شکل 3.10)۔

مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ ایندھن، روشنی اور لبریکینٹ میں خاصا اضافہ دیکھا گیا ہے اور حالیہ مہینوں کے دوران مجموعی غیر غذائی گرانی میں اس کا حصہ 60 فیصد سے زائد ہے۔ یہ صورتحال خام تیل کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔

شکل 3.11: ہفتہ وار حساس اظہاریہ قیمت گرانی



3.5 حساس قیمت اظہاریہ

ہفتہ وار گرانی کی پیمائش حساس قیمت اظہاریہ سے کی جاتی ہے۔ مالی سال 2007ء کے آخری ہفتے میں گرانی 7.7 فیصد تھی جو کہ مئی 2008ء کے دوسرے ہفتے میں خاطر خواہ اضافے کے ساتھ 25.4 فیصد پر پہنچ گئی ہے (دیکھئے شکل 3.11)۔ اسی طرح ماہانہ حساس قیمت اظہاریہ اپریل 2008ء میں بڑھ کر 22.3 فیصد ہو گیا ہے جو گزشتہ سال کے اسی مہینے میں 7.7 فیصد تک رہا تھا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ حساس قیمت اظہاریہ کی باسکٹ میں شامل 60 فیصد اشیا کا تعلق غذائی گروپ سے ہے۔ اس لیے یہ صارف اشاریہ قیمت کے غذائی جز میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔

اپریل 2008ء کے دوران حساس قیمت اظہاریہ باسکٹ میں شامل 60 فیصد سے زائد اشیا میں سال بسال گرانی دو ہندسی سطح پر رہی ہے اور چاول، نباتی گھی، کھانے کا تیل، سرسوں کا تیل، دال مسور اور ٹماٹر میں 50 فیصد سے زائد گرانی دیکھی گئی۔